یوحنا 7 باب – عیدِ خیام کے موقع پر

الف: یسوع خفیہ طور پر یروشلیم جاتا ہے۔

1. (1-2 آیات) عیدِ خیام کے دِنوں میں یسوع گلیل میں

اِن باتوں کے بعد یسوع گلیل میں پھرتا رہا کیونکہ یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا۔ اِسلئے کہ یہودی اُسکے قتل کی کوشش میں تھے۔ اور یہودیوں کی عید خیام نزدیک تھی۔

اَ. یہودیہ میں پھرنا نہ چاہتا تھا۔ اِسلئے کہ یہودی اُسکے قتل کی کوشش میں تھے: یہ یسوع کی طرف سے جرات کی کمی کی وجہ سے نہیں تھا کہ وہ گلیل میں ہی رہا بلکہ خُدا کی مرضی کے پورے ہونے کے خاص وقت کے دھیان کی وجہ سے تھا۔ اور یہ اُس کے لئے ابھی مناسب وقت نہیں تھا کہ وہ گرفتار ہو کر غیر اقوام کے حوالے کیا جائے۔

ب. عیدِ خیام: یہ ایک پورا ہفتہ منائی جانے والی خاص عید ہے اور اسرائیلیوں کے لئے بہت زیادہ خوشی کا موقع ہوتا ہے جب ستمبر اور اکتوبر کے کے مہینوں میں لوگ اپنے گھروں سے نکل کر باہر خیمے لگا کر اُن میں عارضی رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کے وسیلے وہ خُدا کی اُس وفاداری کو یاد کرتے ہیں جس کا تجربہ اُنہوں نے مصر سے کنعان آتے ہوئے صحرا میں کیا تھا۔

i. "عبرانی لوگ اِسے سائبانوں (sukkoth) کی عید کہتے ہیں، کیونکہ پورے ہفتے یعنی جتنے دن یہ عید رہتی ہے وہ ڈالیوں اور پتوں سے بنے ہوئے سائبانوں میں رہتے تھے (احبار 23 باب 40-43 آیات)، شہروں میں رہنے والے لوگ اکثر ایسے سائبان یا خیمے اپنے صحنوں میں یا پھر اپنی چھتوں کے اوپر بھی لگاتے تھے۔" (بروس)

2. (3-5 آیات) یسوع کے بھائیوں کی اُس پر بے اعتقادی اور اُسکی مخالفت

پس اُسکے بھائیوں نے اُس سے کہا یہاں سے روانہ ہو کر یہودیہ کو چلا جا تاکہ جو کام تو کرتا ہے اُنہیں تیرے شاگرد بھی دیکھیں۔ کیونکہ ایسا کوئی نہیں جو مشہور ہونا چاہے اور چھپ کر کام کرے۔ اگر تُو یہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کر۔ کیونکہ اُسکے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔

اَ. پس اُسکے بھائیوں نے اُس سے کہا: کچھ لوگ اِس بات سے بہت زیادہ حیران ہوتے ہیں کہ بائبل میں لکھا ہوا ہے کہ یسوع کے بھائی بھی تھے۔ لیکن یہ ایک بہت ہی واضح بیان ہے۔ یوحنا پہلے ہی یسوع کے بھائیوں کا ذکر یوحنا 2 باب 12 آیت میں کر چکا ہے اور متی اُن کا ذکر متی 12 باب 46-47 آیات میں کرتا ہے۔ متی 13 باب 55-56 آیات میں یسوع کی بہنوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔

i. "ہمارا خُداوند مریم کا پہلوٹھا بیٹا تھا اور وہ کنواری مریم سے پیدا ہوا تھا، لیکن کوئی بھی شخص اِس بات کو ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ اُس کا آخری یا واحد بیٹا تھا۔ کیتھولک کے پاپائی نظام میں مریم کا دائمی کنوارہ پن اُن کے ایمان کا حصہ ہے حالانکہ کلام اِس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اور بلاوجہ بہت سارے پروٹسٹنٹ کلیسیا کے خادمین بھی پاپائی خیالات و تعلیمات کو اپنائے ہوئے ہیں۔" (کلارک)

ب. یہودیہ کو چلا جا تاکہ جو کام تو کرتا ہے اُنہیں تیرے شاگرد بھی دیکھیں۔۔۔۔اگر تُو یہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کر: یسوع کے بھائیوں نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ جاکر اپنے آپ کو یروشلیم میں بطور مسیحا ظاہر کرے جو بہت بڑا پلیٹ فارم اور یہودیت کا گڑھ تھا۔

i. یروشلیم کے لوگ اکثر گلیل کے یہودیوں کو حقیر جانتے تھے۔ اور چونکہ یسوع نے اپنے زیادہ تر معجزات گلیل میں کئے تھے، لہٰذا یروشلیم کے مذہبی رہنماؤں کے نزدیک یہ ایک اور اہم وجہ تھی جو یہ ثابت کرتی تھی کہ یسوع موعودہ مسیح نہیں ہے کیونکہ اُس نے اپنے کام کو صحیح سامعین و حاظرین کے سامنے پیش نہیں کیا تھا۔

ii. "بہت بڑے پیمانے پر اِس بات کو مانا جاتا تھا کہ جب موعودہ مسیح آئے گا تو وہ بڑے حیرت انگیز طریقے سے عام لوگوں کے درمیان اپنے آپ کو ظاہر کرے گا۔" (بروس) پس زندہ کلام میں جو بات یسوع کے بھائی کر رہے ہیں وہ اِس تناظر میں بالکل واضح سمجھ آتی ہے: اگر تم اِسی طرح عام سی جگہ پر چھپ کر بیٹھے رہو گے تو تم کبھی بھی مشہور نہیں ہو سکو گے۔ اگر تم اتنے ہی عظیم ہو تو اپنے آپ کو دُنیا کے سامنے ظاہر اور ثابت کرو۔

iii. "اُن کا خیال تھا کہ اُس کا جلال صرف اور صرف اُس کی معجزانہ قدرت کے وسیلے ہی ظاہر ہو سکتا ہے، جبکہ حقیقت یہ تھی کہ اُس کا جلال مکمل طور پر صرف اُس کی مصلوبیت میں ظاہر ہونے والا تھا۔" (ٹاسکر)

iv. "اُس کے بھائیوں کا خیال تھا کہ یسوع کی کامیابی کا انحصار لوگوں کے یسوع کے ساتھ یا یسوع کے بارے میں رویے اور خیالات پر ہے۔ دوسرے الفاظ میں اُن کا یقین یسوع پر نہیں بلکہ اِس دُنیا پر تھا۔" (ٹرینچ)

ج. کیونکہ اُسکے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے: بڑے واضح طور پر یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ یسوع کی صلیبی موت اور اُس کے جی اُٹھنے سے پہلے اُس کے بھائی نہ تو اُس کے حق میں تھے اور نہ ہی اُس کی خدمت میں کسی طور پر مددگار تھے (مرقس 3 باب 21 آیت بھی دیکھئے)۔ یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد یسوع کے بھائیوں کو اُس کے شاگردوں میں شمار کیا گیا (عمال 1 باب 14 آیت)۔

i. "اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اُس کی معجزانہ قدرت کا یقین نہیں رکھتے تھے، لیکن اُنہوں نے ابھی تک اُس کے مسیح ہونے کے دعوے کو قبول نہیں کیا تھا۔" (ڈوڈز)

ii. "بہت سارے لوگ دُنیا کی بُری ترین مخالفت کے باوجود اپنوں کی وفاداری اور اعتماد کی بدولت قائم و دائم رہنے میں کامیاب رہے ہیں۔ یسوع کو اپنوں کی طرف سے ایسی تسلی، دلجوئی یا خاطر داری میسر نہیں تھی۔" (مورث)

iii. "یہاں پر دیا گیا پُر زور تاثر، 'کیونکہ اُس کے بھائی بھی' اِس بات کی توثیق ہے کہ وہ واقعی ہی یسوع کے حقیقی بھائی تھے۔" (ایلفرڈ)

3. (6-9 آیات) یسوع اُنہیں جواب دیتا ہے: ہم مختلف دُنیاؤں سے ہیں۔

پس یسوع نے اُن سے کہا کہ میرا تو ابھی وقت نہیں آیا مگر تمہارے لئے سب وقت ہیں۔ دُنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے کیونکہ مَیں اُس پر گواہی دیتا ہوں کہ اُسکے کام بُرے ہیں۔ تم عید میں جاؤ۔ مَیں ابھی اِس عید میں نہیں جاتا کیونکہ ابھی تک میرا وقت پورا نہیں ہوا۔ یہ باتیں اُن سے کہہ کر وہ گلیل میں ہی رہا۔

اَ. میرا تو ابھی وقت نہیں آیا مگر تمہارے لئے سب وقت ہیں: کیونکہ یسوع مکمل طور پر خُدا باپ کی مرضی کے تابع تھا اِس لئے اُس کے نزدیک خُدا کی مرضی کا وقت اہم تھا۔ اور چونکہ یسوع کے بھائی خُدا باپ کی مرضی کے تابع نہیں تھے اِس لئے کوئی بھی وقت اُن کے لئے مناسب وقت تھا۔

i. "اِس حوالے میں وقت کے لئے استعمال ہونے والا یونانی لفظ kairos ہے جس کے لغوی معنی ہیں 'موقع' یعنی کوئی اہم کام کرنے کا بہترین وقت، یعنی وہ لمحہ جب ہر طرح کے حالات ساز گار ہوتے ہیں۔" (بارکلے)

ii. یسوع نے جیسے کہ باپ کی تابعداری کی ہے تو اُس نے اپنی زندگی سے اِس سچائی کو ثابت کیا ہے کہ خُدا کی مرضی کے اظہار کے لئے مناسب وقت بہت زیادہ ضروری ہے۔ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو خُدا کی مرضی میں شامل ہوتی ہیں لیکن اُس کے اوقات کار کے مطابق اُن کا وقوع پذیر ہونا ابھی مناسب نہیں ہوتا۔

ب. دُنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی لیکن مجھ سے رکھتی ہے کیونکہ مَیں اُس پر گواہی دیتا ہوں کہ اُسکے کام بُرے ہیں: یسوع کے بھائی اپنے دور میں اچھائی اور برائی کے بارے میں پائے جانے والے عام خیالات کے ساتھ اتفاق کرتے تھے اِس لئے دُنیا اُن سے عداوت نہیں رکھ سکتی تھی۔ لیکن یسوع چونکہ اُس دور کے گناہوں کا بڑی بہادری کے ساتھ سامنا کرتے ہوئے اُنہیں رد کرتا تھا اِس لئے وہ اُن کی نفرتوں کا نشانہ تھا۔

i. دُنیا تم سے عداوت نہیں رکھ سکتی: "تم جو کچھ بھی کہتے یا کرتے ہو اُس کی وجہ سے تمہارے دُنیا کی نفرت کا نشانہ بننے کا احتمال نہیں ہے، کیونکہ تمہاری خواہشات اور تمہارے اعمال دُنیا کی رُوح کے ساتھ ہی منسلک ہیں۔" (ڈوڈز)

ج. مَیں ابھی اِس عید میں نہیں جاتا: کچھ لوگ یسوع کی اِس بات کو یوحنا 7 باب 10 آیت کے ساتھ جوڑتے ہیں (لیکن جب اُس کے بھائی عید میں چلے گئے اُس وقت وہ بھی گیا ظاہراً نہیں بلکہ گویا پوشیدہ) اور یہ سوچتے ہیں کہ اُنہوں نے یہاں پر یسوع کی طرف سے بولے گئے ایک جھوٹ کو پکڑا ہے۔ جرمنی کا شوپن ہاور جسے قنوطیت (مایوسی) کا فلسفی مانا جاتا ہے بڑے طمطراق سے لکھتا ہے کہ "یسوع مسیح نے یہاں پر واضح طور پر جھوٹ بولا ہے۔" (بارکلے) لیکن مسیحیوں نے صدیوں سے اِس بات کو اِس طور پر دیکھا ہے کہ یسوع نے کہا کہ وہ (جیسا کہ اُس کے بھائی چاہتے تھے) عوام الناس کی توجہ کو اپنی طرف مرکوز کروانے کے لئے لوگوں کے سامنے نہیں جائے گا۔ لیکن اُس نے خفیہ یا پوشیدہ طور پر وہاں پر جانے کے امکان کو خارج نہیں رکھا تھا۔

4. (10-13 آیات) یسوع یروشلیم جاتا ہے جہاں پر بہت سارے چپکے چپکے اُسکے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔

لیکن جب اُسکے بھائی عید میں چلے گئے اُس وقت وہ بھی گیا۔ ظاہراً نہیں بلکہ گویا پوشیدہ۔ پس یہودی اُسے عید میں یہ کہہ کر ڈھونڈنے لگے کہ وہ کہاں ہے؟ اور لوگوں میں اُسکی بابت چپکے چپکے بہت سی گفتگو ہوئی۔ بعض کہتے تھے وہ نیک ہے اور بعض کہتے تھے نہیں بلکہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ تو بھی یہودیوں کے ڈر سے کوئی شخص اُسکی بابت صاف صاف نہ کہتا تھا۔

اَ. لیکن جب اُسکے بھائی عید میں چلے گئے اُس وقت وہ بھی گیا۔ ظاہراً نہیں بلکہ گویا پوشیدہ: یسوع اپنے بھائیوں کے ساتھ یروشلیم نہیں گیا کیونکہ وہ غالباً گلیل میں سے عید کے موقع پر یروشلیم جانے والے کسی بڑے قافلے کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ وہ اُن کے بعد غالباً اکیلا ہی (پوشیدہ طور پر) تھا۔

i. ظاہراً نہیں: "یعنی عید پر جانے والے کسی بڑے قافلے کے ساتھ نہیں جیسا کہ اُس دور میں رواج تھا۔" (ایلفرڈ) "پس اِس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ وہاں گیا ضرور لیکن اپنے بھائیوں کی طرف سی دی گئی ترغیب کی وجہ سے نہیں، اور نہ ہی کسی طرح کی تشہیر کے ساتھ جیسا اُنہوں نے اُسے مشورہ دیا تھا۔" (ڈوڈز)

ii. "یروشلیم خفیہ طور پر جانے کا اقدام کسی طرح کی دھوکہ دہی کا عمل نہیں تھا۔ بلکہ یسوع کا یہ اقدام ناپسندیدہ تشہیر سے کنارہ کرنے کے لئے تھا۔ مزید یہ کہ یسوع کے دشمن بھی اُس پر نظر رکھے ہوئے تھے اور وہ اُسے گرفتار کرنا چاہتے تھے۔" (ٹینی)

ب. لوگوں میں اُسکی بابت چپکے چپکے بہت سی گفتگو ہوئی: وہ یہ گفتگو شکایتی انداز سے کرتے تھے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ یسوع بطور مسیحا اُن کی خواہشات کو پورا کرے، اور اُس وقت پر کرے جب اور جیسے وہ چاہتے تھے۔

ج. بعض کہتے تھے وہ نیک ہے اور بعض کہتے تھے نہیں بلکہ وہ لوگوں کر گمراہ کرتا ہے: اُس وقت بھی جیسے کہ آج کے دور میں ہے یسوع لوگوں میں تقسیم کا باعث تھا۔ وہ جنہوں نے اُسے سنا تھا اور اُسے جانتے تھے وہ اُس کے حوالے سے غیر جانبدار یا بے تعلق نہیں رہ سکتے تھے۔ اُن کے لئے یسوع کی ذات کے تعلق سے ایک نہیں تو دوسری رائے لینا ضروری تھا، یا تو وہ نیک تھا اور یا پھر اُن کے نزدیک لوگوں کو گمراہ کرنے والا تھا۔

د. تو بھی یہودیوں کے ڈر سے کوئی شخص اُسکی بابت صاف صاف نہ کہتا تھا: مذہبی قیادت سے منسلک لوگ نہیں چاہتے تھے کہ عام لوگ یسوع مسیح کے بارے میں بات چیت کریں۔ عام لوگوں کا خیال تھا کہ اگر مذہبی قیادت نے اُنہیں یسوع کے بارے میں کھل کر بات کرتے ہوئے سنا تو وہ کسی طرح کے جرمانے کی صورت میں سزا دے سکتے تھے۔

i. "وہ چاہے یسوع کی حمایت کرتے تھے یا پھر اُس کی ذات اور تعلیمات کی تردید کرتے تھے، لیکن اپنے خیالات کو اونچی آواز میں یا عام لوگوں کے ساتھ سرعام نہیں بانٹتے تھے۔ مذہبی قیادت نہیں چاہتی تھی کہ لوگوں کے درمیان یسوع کا تذکرہ کیا جائے اور وہ شخص جو اُن کی ایسی خواہشات کا احترام نہ کرتا اُسے اُن کی سخت ناراضگی کا سامنا کرنا پڑھ سکتا تھا۔" (بروس)

ب: یسوع مذہبی اُستادوں کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے

1. (14-18 آیات) مذہبی رہنما یسوع کو رَد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تعلیم یافتہ نہیں ہے۔

اور جب عید کے آدھے دن گزر گئے تو یسوع ہیکل میں جا کر تعلیم دینے لگا۔ پس یہودیوں نے تعجب کر کے کہا کہ اِسکو بغیر پڑھے کیونکر علم آگیا؟ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔ اگر کوئی اُسکی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اِس تعلیم کی بابت جان جائیگا کہ خُدا کی طرف سے ہے یا مَیں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔ جو اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے وہ اپنی عزت چاہتا ہے لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں۔

اَ. یسوع ہیکل میں جا کر تعلیم دینے لگا: اگرچہ یسوع نے لوگوں کے ہجوم کے ساتھ بڑی شان و شوکت کے ساتھ یروشلیم میں داخل ہونے سے پرہیز کیا لیکن خُدا باپ کے مقررہ وقت پر اُس نے بڑی بہادری سے ہیکل میں لوگوں کے سامنے آتے ہوئے تعلیم دینا شروع کر دی۔ وہ سچ کی تعلیم دینے سے کبھی بھی نہ تو گھبرایا اور نہ ہی کبھی کترایا تھا۔

ب. اِسکو بغیر پڑھے کیونکر علم آگیا؟ یہودی سردار جانتے تھے کہ یسوع نے غالباً کہیں پر باضابطہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی یا وہ کسی نمایاں ربّی کا شاگرد نہیں رہا تھا (جیسے کہ پولس نے گملی ایل سے تعلیم پائی تھی، اعمال 22 باب 3 آیت)۔ یسوع نے تعلیم و تربیت کے لئے اُس دور کی عام اور متوقع راہ کو نہیں اپنایا تھا جس پر چل کر کوئی اُستاد بنتا ہے۔

i. "یہاں پر علم آنے سے مراد ہے کلام کی سوجھ بوجھ—ہو سکتا ہے یہ یہودیوں کے اُس دور کے سارے علمی مواد کی طرف اشارہ ہو۔ یسوع کی تعلیم غالباً کلام کی واضح تفسیر پر مشتمل تھی۔" (ایلفرڈ) "یہاں پر یسوع کی کلام سے آگاہی اور اُسکی کلام کی تفسیر کرنے کی صلاحیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔" (ڈوڈز)

ii. اگر وہ یسوع کی طرف سے کوئی غلط یا جھوٹی تعلیم سنتے تو وہ اُس کو اُس کی بنیاد پر رَد کرتے لیکن چونکہ وہ ایسا نہیں کر پائے لہٰذا اُنہوں نے اُس کی تعلیمی اہلیت پر حملہ کیا۔ "یہ الفاظ نام نہاد عالموں کی طرف سے یسوع کے بارے میں بد ظنی اور تعصب کے ساتھ بولے گئے تھے۔" (ایلفرڈ)

ج. **میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے:** یسوع نے اُن سے بات کرتے ہوئے اپنی تعلیمی اہلیت کی بات نہیں کی بلکہ تعلیم اور حقیقی عقائد کی بات کی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے گویا یسوع نے کہا ہو کہ "میرے پاس کسی سیمنری کی ڈگری تو نہیں ہے لیکن اگر تم میری تعلیمات کی بنیاد پر مجھے پرکھنا چاہتے ہو تو پرکھ لو۔" اگر وہ یہودی سردار یسوع کی تعلیمات پر دھیان لگاتے تو وہ یہ جان پاتے کہ وہ جو کچھ سکھا رہا تھا وہ سب پرانے عہد نامے میں مرقوم تھا اور وہ ساری باتیں خُدا کی طرف سے تھیں۔

i. "ہمارا مقدس خُداوند مسیحا کے کردار میں یہ کہہ سکتا تھا کہ 'میری تعلیم میری نہیں، بالکل ویسے جیسے کوئی نمائندہ کہتا ہے کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، بلکہ اُس کی طرف سے جس نے مجھے بھیجا ہے۔' اور اُس نے یہ الفاظ اِس لئے کہے کہ وہ یہودیوں کا دھیان انسانی تعلیمات سے ہٹا کر خُدا کی تعلیمات پر لگا سکے۔" (کلارک)

د. **میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے:** یسوع ایک فصیح و بلیغ اُستاد تھا، اور اُس کی تعلیم اُسکی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خُدا باپ کی طرف سے تھی۔ اُس کا اختیار بھی کسی انسان کی طرف سے نہیں بلکہ خُدا باپ کی طرف سے تھا۔

i. یسوع نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اُس کی تعلیم اپنی ہے بلکہ اُس نے کہا کہ اُس کی تعلیم خُدا کی طرف سے ہے۔ اِس طرح یسوع نے عملی طور پر اپنے سننے والوں کو یہ دعوت دی کہ وہ اُس کی تعلیم کو خُدا کے کلام کے ساتھ رکھ کر دیکھ اور پرکھ سکیں۔

ii. اِن الفاظ کے پیچھے ایک بہت ہی عظیم رُوحانی سچائی چھپی ہوئی ہے۔ اگر کوئی اُس کی مرضی کو پورا کرنا چاہتا ہے تو اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُس کی تعلیم سے واقف ہو۔ "رُوحانی سوجھ بوجھ صرف کچھ حقائق کے بارے میں جان لینے سے نہیں آجاتی بلکہ اِس کا انحصار تابعداری کے ساتھ سچائی کو جاننے پر ہے۔" (ٹینی)

ہ. **جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں:** یسوع نے یہ بات کہہ کر اپنے آپ کا موازنہ اُس شخص کے ساتھ کیا جو اپنی طرف سے بات کرتا ہے اور اُس کے ساتھ بھی جو صرف اپنی ہی عزت چاہتا ہے۔ یسوع ایسے لوگوں سے مختلف تھا۔

- یسوع خُدا باپ کے نام کو جلال دینا چاہتا تھا۔
- یسوع سچا ہے۔
- اُس میں کچھ بھی ناراستی نہیں ہے۔

i. ایک طرح سے یسوع نے ایک سچے اُستاد کو پرکھنے کے لیے ہمیں دو پیمانے دیئے ہیں۔

- کیا وہ اُستاد خُدا کی طرف سے ہے؟ یعنی کیا وہ جو تعلیم دے رہا ہے وہ خُدا کے کلام کے مطابق ہے؟
- کیا اُستاد کا کام اور تعلیم خُدا کے نام کو جلال دیتا ہے؟

2. (19-24 آیات) لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ یسوع کا دماغی توازن درست نہیں اور اُس میں بدرُوح ہے۔

کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟ تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا تم کیوں میرے قتل کرنے کی کوشش میں ہو؟ ۔لوگوں نے جواب دیا تجھ میں بدرُوح ہے۔ کون تیرے قتل کی کوشش میں ہے؟۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا مَیں نے ایک کام کیا اور تم سب تعجب کرتے ہو۔ اِس سبب سے موسیٰ نے تمہیں

ختنہ کا حکم دیا ہے (حالانکہ وہ موسیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ باپ دادا سے چلا آیا ہے)اور تم سبت کے دن آدمی کا ختنہ کرتے ہو۔جب سبت کو آدمی کا ختنہ کیا جاتا تاکہ موسیٰ کی شریعت کا حکم نہ ٹوٹے تو کیا مجھ سے اِسلئے ناراض ہو کہ مَیں نے سبت کے دن ایک آدمی کو بالکل تندرست کر دیا۔ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ اِنصاف سے فیصلہ کرو۔

اَ. تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا: اِس بیان کے ذریعے سے یسوع نے اُنہیں یہ بات کہی کہ وہ گناہ سے مبّرہ اور بالکل پاک تھا اور وہ ہر ایک بات اور چیز میں اپنے آسمانی باپ کے نام کو جلال دینے کی کوشش میں ہوتا ہے (یوحنا 7 باب 18 آیت) یسوع کے برعکس مذہبی رہنما شریعت پر عمل نہیں کرتے تھے۔اُن کے پاس شریعت تھی (کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی؟) لیکن وہ اُس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

ب. تم کیوں میرے قتل کرنے کی کوشش میں ہو؟ یہاں پر اصل میں یسوع کچھ یوں کہہ رہا ہے کہ "مَیں گناہ سے مبّرہ ہوں جبکہ تم میں سے کوئی بھی شریعت پر عمل نہیں کرتا، پھر بھی تم کیوں میرے قتل کی کوشش میں ہو؟ شریعت کے قانون کے مطابق مجرم تم ہو مَیں نہیں۔"

ج. تجھ میں بدرُوح ہے۔کون تیرے قتل کی کوشش میں ہے؟ لوگ نہیں جانتے تھے کہ یہودی سردار یسوع کو اِس وجہ سے قتل کرنا چاہتے تھے کیونکہ اُس نے سبت کے دن ایک شخص کو شفا دی تھی (یوحنا 5 باب 16 آیت) وہ خیال کر رہے تھے کہ یسوع مخبوط الحواس تھا اور اُس کا دماغی توازن درست نہیں تھا۔

د. جب سبت کو آدمی کا ختنہ کیا جاتا کہ موسیٰ کی شریعت کا حکم نہ ٹوٹے: اِس کی اجازت تھی-بلکہ اِس کا تو حکم دیا گیا تھا کہ ختنے کے عمل کے دوران جسم کا خاص حصہ سبت کے دن بھی کاٹ ڈالا جائے (احبار 12 باب 3 آیت)،اور اِس سے بھی بہتر عمل تو کسی انسان کو سبت کے دن شفا دینے کا تھا جیسا کہ یسوع نے کیا (یوحنا 5 باب 8-9 آیات)۔

i. "اگر تم سبت کے دن کسی انسان کو زخمی کر سکتے ہو تو کیا مَیں سبت کے دن کسی کو ٹھیک بھی نہیں کر سکتا [شفا بھی نہیں دے سکتا]؟" (ٹراپ)

ہ. ظاہر کے موافق فیصلہ نہ کرو بلکہ اِنصاف سے فیصلہ کرو: اُن کے خیال میں یسوع گناہگار / مجرم تھا اور وہ بے قصور یا گناہ سے پاک تھے۔وہ ہر ایک بات میں غلط تھے اِس لئے اُنہیں انصاف سے فیصلہ کرنے کی ضرورت تھی نہ کہ ظاہر کے موافق۔

i. "اگر ظاہری چیزوں کو دیکھ کر فیصلے کئے جائیں تو کبھی بھی راست عدالت نہیں کی جاسکتی۔" (ڈوڈز) اِسی لئے انصاف کی علامت کے مجسمے کی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی ہوتی ہے۔

ii. "ہمیں ہمیشہ ہی اِس بات کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ظاہری پن دھوکہ دے سکتا ہے،اِس لئے اُس محبت کے ساتھ جو سب چیزوں کی اُمید کرتی ہے ہمیں تیار رہنا چاہیے کہ ہم لوگوں اور اپنے ذہنوں کی غیر یقینی حالت کو شبے کا فائدہ دیں اور ظاہری چیزوں کی بناء پر فیصلے یا انصاف نہ کریں۔" (مورگن)

3. (25-29 آیات) یروشلیم کے لوگ یسوع کو رَد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مسیحا نہیں ہو سکتا کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔

تب بعض یروشلیمی کہنے لگے کیا یہ وہی نہیں جسکے قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟ لیکن دیکھو یہ صاف صاف کہتا ہے اور وہ اِس سے کچھ نہیں کہتے۔کیا ہو سکتا ہے کہ سرداروں نے سچ جان لیا کہ مسیح یہی ہے؟اِسکو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے مگر مسیح جب آئیگا تو کوئی نہ جانیگا کہ وہ کہاں کا ہے۔پس یسوع نے ہیکل میں تعلیم دیتے وقت پکار کر کہا کہ تم مجھے بھی جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ مَیں کہاں کا ہوں اور مَیں آپ سے نہیں آیا مگر جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے۔اُسکو تم نہیں جانتے۔مَیں اُسے جانتا ہوں اِسلئے کہ مَیں اُسکی طرف سے ہوں اور اُسی نے مجھے بھیجا ہے۔

اَ. کیا یہ وہی نہیں جسکے قتل کی کوشش ہو رہی ہے؟ یروشلیم کے لوگ جانتے تھے کہ مذہبی قیادت یسوع کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ ہجوم جو دیگر مقامات سے اُس عید کو دیکھنے کے لئے یروشلیم آیا تھا وہ اس بات کو نہیں جانتا تھا(یوحنا7باب20آیت) مگر یروشلیمی اِس بات سے واقف تھے۔ لیکن اِس کے باوجود وہ حیران تھے کہ یہودی سردار اُسے تعلیم دینے سے نہیں روک پائے تھے۔

ب. دیکھو یہ صاف صاف کہتا ہے اور وہ اِس سے کچھ نہیں کہتے: یسوع کو جن دھمکیوں کا سامنا تھا وہ نہ تو اُن سے کبھی خوفزدہ ہوا اور نہ ہی اِس بات نے اُسے ڈرپوک بنایا تھا۔ وہ اب بھی بڑی جرات کے ساتھ کلام کرتا تھا اور اُس کی جرات ایسی تھی کہ کوئی اُسے اپنی بات کہنے سے نہیں روک سکتا تھا۔

ج. اِسکو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے مگر مسیح جب آئیگا تو کوئی نہ جانیگا کہ وہ کہاں کا ہے: اگرچہ تمام نہیں لیکن بہت سارے یہودی اِس بات پر یقین رکھتے تھے کہ موعودہ مسیح جب آئے گا تو وہ یکدم ہی ظاہر ہو جائے گا اور کسی کو معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔

i. ملاکی 3 باب 1 آیت میں مرقوم ہے کہ خدا کا پیامبر (مسیحا) ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہو گا۔ اِس طرح کے حوالوں کی وجہ سے وہ سوچتے تھے کہ مسیحا جب آئے گا تو وہ اچانک نمودار ہو کر اپنے آپ کو اسرائیل پر ظاہر کرے گا اور کسی شخص کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔

ii. "اُس دور میں مقبول عام تصور یہ تھا کہ مسیحا اچانک نمودار ہو گا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ غیر مرئی حالت میں انتظار کر رہا ہے اور پھر ایک دن اچانک وہ اِس دُنیا میں ظاہر ہو گا اور کسی کو معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔" (بارکلے)

iii. اِسکو تو ہم جانتے ہیں کہ کہاں کا ہے: ہم یہ نہیں جانتے کہ ایسا کہنے سے اُن کی مراد یہ تھی کہ یہ شخص بیت لحم سے آیا ہے یا ناصرت سے آیا ہے۔ وہ عام طور پر یسوع کو ناصرت سے ہی منسوب کرتے تھے اِسی لئے اُسے یسوع ناصری بھی کہا جاتا ہے۔

د. تم مجھے بھی جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ مَیں کہاں کا ہوں: یسوع کے اُنہیں جواب کا پہلا فقرہ طنزیہ نوعیت کا ہے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ اُنہیں معلوم ہے کہ یسوع کہاں سے آیا ہے لیکن وہ اُس کی آسمانی اور جلالی ذات سے بے خبر تھے۔

i. "وہ اُن کے ساتھ اتفاق کرتا ہے کہ وہ اُسے جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کہاں کا ہے، لیکن اُس کا یہ بیان اصل میں طنز آمیز ہے، اور اصل میں یسوع اُنہیں کچھ یوں کہنا چاہ رہا ہے کہ 'اچھا تو تم جانتے ہو کہ مَیں کون ہوں اور کہاں کا ہوں؟'" (مورث)

ہ. مَیں اُسکی طرف سے ہوں اور اُسی نے مجھے بھیجا ہے: وہ ہجوم غالباً اِس حوالے سے تذبذب کا شکار تھا کہ مسیحا کہاں سے آئے گا لیکن یسوع اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کہاں سے آیا تھا۔ یسوع کسی طور پر بھی تذبذب کا شکار نہیں تھا اور اُس کے ذہن میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔

i. "یہاں پر استعمال ہونے والی زبان سادہ اور غیر مبہم ہے، اور اُس کا دعویٰ عالی شان ہے۔ یسوع اپنے اور باپ کے تعلق کے بارے میں ایک منفرد اور انمول بات کو بیان کرتا ہے اور اُس کے سننے والے اُس کی بات کے پوشیدہ معنی کو سمجھنے سے یقینی طور پر قاصر نہیں تھے۔" (بروس)

4. (30-36 آیات) جس وقت بہت سارے لوگ یسوع پر ایمان لائے تو اُسے گرفتار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

پس وہ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے لیکن اِسلئے کہ اُسکا وقت ابھی نہ آیا تھا کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔ مگر بھیڑ میں سے بہتیرے اُس پر ایمان لائے اور کہنے لگے کہ مسیح جب آئیگا تو کیا اِن سے زیادہ معجزے دِکھائے گا جو اِس نے دکھائے؟ فریسیوں نے لوگوں کو سنا کہ اُسکی بابت چپکے چپکے یہ گفتگو کرتے ہیں۔ پس سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اُسے پکڑنے کو پیادے بھیجے۔ یسوع نے کہا مَیں اور تھوڑے دِنوں تک تمہارے پاس ہوں۔ پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤنگا۔ تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے

اور جہاں مَیں ہوں تم نہیں آسکتے۔ یہودیوں نے آپس میں کہا یہ کہاں جائیگا کہ ہم اِسے نہ پائیں گے؟ کیا اُنکے پاس جائے گا جو یونانیوں میں جابجا رہتے ہیں اور یونانیوں کو تعلیم دیگا؟ یہ کیا بات ہے جو اُس نے کہی کہ تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں مَیں ہوں تم نہیں آسکتے؟

اَ. لیکن اِسلئے کہ اُسکا وقت ابھی نہ آیا تھا کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا: جب تک مسیح کے کفارے کا خُدا کی مرضی کے مطابق وقت نہ آتا، کوئی یسوع پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا تھا۔ ہم آگے دیکھیں گے کہ وہ وقت آتا ہے جب یسوع کہتا ہے کہ میرا وقت آپہنچا ہے (یوحنا 12 باب 23 آیت)۔ پس اُس وقت تک یسوع خُدا باپ کی طرف سے مکمل طور پر محفوظ تھا۔

i. اُس کو گرفتار کرنے کے لئے آنے والے پیادے اُسے پکڑنا چاہتے تھے لیکن وہ اُسے پکڑ نہ سکے۔ وہ ایسا کر ہی نہ سکے۔ جب وہ پیادے یسوع کو گرفتار کئے بغیر خالی ہاتھ یہودی سرداروں کے پاس واپس لوٹے تو اُن کو بھیجنے والے یہ جاننا چاہتے تھے کہ وہ یسوع کو کیوں گرفتار نہ کر سکے۔ تو ایسے میں اُن پیادوں نے اُنہیں جواب دیا کہ اِنسان نے کبھی اَیسا کلام نہیں کیا۔

ب. بہترے اُس پر ایمان لائے: جب یسوع نے لوگوں سے کلام کیا تو وہ اُس کلام کی وجہ سے اُس پر ایمان لائے اور اُس کی طرف کھنچے چلے آئے۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بہت سارے لوگ اُس کی مخالفت کر رہے تھے اور اُسے قتل تک کر دینا چاہتے تھے۔ وہ یسوع جس نے اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر کیا لوگ اُس پر ایمان لائے، اور وہ اُس کی طرف سے کئے جانے والے تمام معجزات کی وجہ سے حیران و پریشان تھے۔

i. جب اُنہوں نے یہ کہا کہ "مسیح جب آئیگا تو کیا اِن سے زیادہ معجزے دِکھائے گا جو اِس نے دکھائے؟" تو وہ بڑے واضح طور پر بہت ہی منطقی بات کر رہے تھے۔ یہ سوال کرنا بالکل بجا ہے کہ یسوع سے بڑھ کر کس نے کبھی کچھ کیا ہے؟

ii. اگر یسوع مسیحا نہیں ہے تو پھر اگر کوئی اور مسیحا آئے تو کیا وہ۔۔۔

- یسوع سے زیادہ معجزات کرے گا؟
- یسوع سے زیادہ گہرائی اور اختیار کے ساتھ تعلیم دے گا؟
- انسانوں کیساتھ یسوع سے بڑھ کر محبت کرے گا؟
- یسوع سے زیادہ جرات کے ساتھ ساری مصیبتوں اور دکھوں کا سامنا کرے گا؟
- یسوع سے زیادہ گنہگاروں کا کفارہ ادا کرے گا؟
- یسوع سے زیادہ جلال اور فتح کے ساتھ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا؟
- یسوع سے زیادہ جلال کے ساتھ آسمان پر چڑھ جائے گا؟
- جو انجیل یسوع نے ہمیں دی اُس سے زیادہ عظیم انجیل (خوشخبری) ہمیں دے گا؟
- یسوع سے زیادہ زندگیوں کو تبدیل کرے گا؟
- یسوع سے زیادہ بیماریوں، بدیوں اور نشے بازیوں میں پھنسے لوگوں کو چھڑائے گا؟
- یسوع سے زیادہ دُکھی دِلوں کو تسلی دے گا؟
- یسوع سے زیادہ دکھی اور ٹوٹے ہوئے دِلوں کو شفا بخشے گا؟
- یسوع سے زیادہ ازدواجی بندھنوں کو بحال کرے گا؟

- یسوع سے بڑھ کر دُنیا کے حکمرانوں پر فتح پائے گا؟
- یسوع سے زیادہ پیروکار حاصل کر پائے گا؟

iii. اِن میں سے کوئی بھی چیز ممکن نہیں ہے۔ کبھی کسی نے اِتنا کچھ نہیں کیا جتنا یسوع نے کیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکتا ہے۔ اِس لئے یسوع ہی بطورِ مسیحا ہمارے سارے اعتقاد، ہماری زندگی، ہمارے ایمان اور بھروسے کا مستحق ہے۔

ج. مَیں اور تھوڑے دِنوں تک تمہارے پاس ہوں: جب وہ پیادے یسوع کو پکڑنے کے لئے گئے تو یسوع نے اُس وقت اُنہیں اور عام لوگوں کو یہ بتایا کہ وہ چلا جائے گا لیکن صرف اپنے خاص مقررہ وقت پر ہی – یعنی جب وہ اُٹھالیا جائے گا (مَیں۔۔۔اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤنگا)۔ اور وہ اُنہیں یہ بھی بتا رہا تھا کہ وہ اُس وقت اُسے نہیں لے جاسکتے۔

i. "گرفتار کرنے کے لئے آنے والے پیادوں کے سامنا ایسا کہنا یسوع کی فتح مندی اور اُس کے اعتماد کی واضح نمائش تھی، اور یہ چیز اِس بات کو بھی ظاہر کرتی تھی کہ اُن کی عداوت بے بس اور اُن کے ہتھیار مفلوج تھے۔ جب وہ چاہے گا تبھی جائے گا، اُسے وہ یا کوئی بھی اور شخص گھسیٹ کر نہیں لے جاسکتا۔" (میکلیرن)

د. کیا اُنکے پاس جائے گا جو یونانیوں میں جابجا رہتے ہیں: یسوع نے اپنے آسمان پر اُٹھالئے جانے کے بارے میں بات کی تھی لیکن وہ اُس کی اِس بات کو نہ سمجھ سکے۔ اُن میں سے کئی جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے یہ کہنے لگے کہ شاید وہ اُن یہودیوں کے پاس چلا جائے گا جو وعدے کی سرزمین سے باہر دیگر جگہوں پر آباد ہیں۔

i. "یسوع کا اشارہ اپنی صلیبی موت کی طرف تھا لیکن یہودیوں نے اُسے نہ سمجھا اور خیال کیا کہ اُن کی طرف سے رد کئے جانے کی وجہ سے وہ کسی سفر پر نکلنے والا تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. "یہ باتیں کرنے والے قطعی طور پر یہ نہیں جانتے تھے کہ اگرچہ یسوع یونانیوں کے درمیان نہیں جانے والا تھا لیکن اُس وقت کے بعد چند سالوں کے اندر اندر یونانیوں کے درمیان اُس کے کئی ہزار ماننے والے ہونگے۔" (بروس)

ہ. تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے: یسوع نے جو الفاظ کہے یہودیوں نے بھی وہی دہرائے اور وہ اُس کے اِس بیان کی وجہ سے کافی حیران و پریشان تھے، اور چاہتے تھے کہ وہ جان سکیں کہ یسوع کی اِس بیان سے کیا مُراد ہے۔ یسوع کا مطلب یہ تھا کہ وہ جو غیض و غضب میں اُس سے سوال کرتے ہیں، وہ جو اُسے گرفتار کرنے اور قتل کرنے کے خواہاں ہیں وہ اُسے پھر ڈھونڈ نہ پائیں گے۔

5. (37- 39 آیات) عظیم دعوت / پیشکش: جو پیاسا ہو میرے پاس آئے اور پئے۔

پھر عید کے آخری دِن جو خاص دِن ہے یسوع کھڑا ہوا اور پکار کر کہا اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پئے۔ جو مجھ پر ایمان لائیگا اُسکے اندر سے جیسا کہ کتاب مقدس میں آیا ہے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو نگی۔ اُس نے یہ بات اُس رُوح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے کیونکہ رُوح اب تک نازل نہ ہوا تھا اِسلئے کہ یسوع ابھی اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔

اَ. پھر عید کے آخری دِن جو خاص دِن ہے: عید خیام آٹھ دن تک جاری رہتی تھی۔ پہلے سات دنوں کے دوران ایک سنہری گھڑے میں شیلوخ کے حوض سے پانی لا کر قربانگاہ پر گرایا جاتا تھا، اور یہ لوگوں کو اُس پانی کے بارے میں یاد دلانے کے لئے کیا جاتا تھا جو خُدا نے بنی اسرائیل کو بیابان میں معجزانہ طریقے سے

مہیا کیا تھا۔ اور یوں لگتا ہے کہ آٹھویں دن وہاں پر پانی نہیں گرایا جاتا تھا-بلکہ صرف پانی کے لئے دُعا کی جاتی تھی–اور یہ اِس بات کی یاددہانی تھی کہ وہ بالآخر وعدے کی سرزمین میں پہنچ گئے تھے۔

i. "لیکن آٹھواں دن حقیقت میں عید کا دن نہیں ہوتا تھا، لوگ ساتویں دن کے اختتام پر ہی اپنے خیمے وغیرہ اتار دیتے تھے اور اُن میں رہنا ختم کر دیتے تھے۔ فائلو کہتا ہے کہ اُن کا یہ اقدام اُس عید کا باقاعدہ اختتام ہوتا تھا اور نہ صرف اُس عید کا بلکہ پورے سال کی باقی تمام عیدوں کا بھی۔" (ایلفرڈ)

ii. یہ وہ آخری عید تھی جو یسوع نے یروشلیم میں منائی، اِس کے بعد فسح کے موقعے پر وہ قربان ہونے جا رہا تھا۔ یہ اُس آخری عید کا آخری دن تھا اور اُس نے اپنی موت سے پہلے آخری دفعہ بہت سارے لوگوں کو خطاب کر کے یہ دعوت دی تھی۔

ب. **یسوع کھڑا ہوا اور پکار کر کہا:** یہاں پر جو کچھ یسوع کہنے والا تھا وہ بات انتہائی اہمیت کی حامل تھی۔

- جس جگہ پر یہ بات کہی گئی تھی اِس لحاظ سے یہ بہت اہم بات تھی (یسوع نے ہیکل کے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہی تھی۔)
- یہ بات اِس لئے بھی اہم تھی کہ یہ ایک بہت ہی خاص وقت پر کہی گئی تھی (عیدِ خیام کے آخری روز جب گزشتہ دِنوں کے دوران وہاں پر پانی گرایا جا چکا تھا)
- یہ یسوع کے اِس بات کو کہنے کے انداز کی وجہ سے بھی اہم تھی (یسوع نے یہاں پر پکار کر یہ بات کی۔ یہ انداز عام طور پر اُس کی زمینی خدمت کے دوران نہیں دیکھا جاتا۔ یسعیاہ نے مسیحا کے بارے میں پیشن گوئی کرتے ہوئے کہا ہے کہ "وہ نہ چلائے گا اور نہ شور کرے گا اور نہ بازاروں میں اُسکی آواز سنائی دے گی۔"

ج. **اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آکر پئے:** عیدِ خیام کا منایا جانا یہودیوں کو اِس بات کی یاد دلاتا تھا کہ جس وقت بنی اسرائیل مصر سے نکل کر بیابانی سفر کرتے ہوئے کنعان کی طرف آرہے تھے تو خُدا نے معجزانہ طور پر اُن کو پانی مہیا کیا۔ اِس موقع پر یسوع نے بڑی جرات مندی سے لوگوں کو اپنی طرف بلایا اور اُنہیں دعوت دی کہ جو کوئی پیاسا ہو وہ آئے اور اپنی گہری ترین، (رُوحانی) پیاس کو بجھائے۔

i. یسوع کی یہ دعوت بہت وسیع ہے کیونکہ اِس میں کہا گیا ہے: **اگر کوئی**۔ عقل و حکمت، نسل، طبقات، قومیت یا کوئی سیاسی پارٹی اِس دعوت کو محدود نہیں کر سکتی۔ یہ دعوت بہت زیادہ محدود بھی تھی کیونکہ اِس میں کہا گیا ہے کہ: **اگر کوئی پیاسا ہو**۔ ہر انسان کے لئے اپنی ضرورت کے بارے میں جاننا اہم ہے۔ پیاس اپنے آپ میں کوئی چیز نہیں بلکہ یہ کسی چیز کی کمی ہے، یہ ایک طرح کا خالی پن ہے، یہ کسی چیز کی اشد ضرورت کا نام ہے۔

ii. مفسرین کے درمیان اِس بات کے بارے میں اتفاقِ رائے نہیں پایا جاتا کہ آیا یہ باتیں یسوع نے اُس دن کہی تھیں جب پانی وہاں پر گرایا جا رہا تھا یا پھر اُس دن جب پانی گرانے کے دن پورے ہو چکے تھے اور پانی نہیں گرایا گیا تھا۔ اِس حوالے سے کسی ایک بات کے بارے میں پُر یقین ہونا ممکن نہیں ہے بہر حال ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا کے بیان میں عید کے آخری دن پر زور دیا گیا ہے، اور غالباً یہ اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ باتیں یسوع نے اُس دن کہیں جس دن پانی نہیں گرایا گیا تھا اور اِس طرح سے اُس نے ایک موازنہ پیش کیا۔ اور یسوع نے اپنے اِس بیان کی بدولت یہ پیغام دیا کہ "آج ہیکل میں اور اُن رسموں میں جنھیں ہم بہت عزیز رکھتے ہیں کوئی پانی نہیں ہے۔ لیکن جس پانی کی تمہیں تلاش ہے وہ میرے پاس ہے۔"

iii. "آٹھویں دن شیلوخ کے حوض کا پانی ہیکل میں نہیں گرایا جاتا تھا، پس اُس دن یسوع کا یہ بیان اُس کی بات کو اور زیادہ متاثر کن بنا دیتا ہے۔" (مورث)

iv. "آٹھویں دن جسے وہ اُس دن کے طور پر مناتے تھے جب وہ اُس وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے جس میں پانی کے بہت زیادہ چشمے تھے عیدِ خیام کا منایا جانا اپنے اختتام کو پہنچتا تھا۔ لیکن کچھ پیاسی رُوحوں نے محسوس کیا ہو گا کہ وہ ساری رسمیں جو عید کے اُن سات دِنوں کے دوران ادا کی جاتی تھیں اُن میں بہت طرح کی کمزوریاں موجود تھیں۔ اور ایسی رُوحیں اُن تمام رسموں کو ادا کرنے کے بعد بھی ایسی پیاس محسوس کرتی ہونگی جو کوئی بھی رسم بجھا نہیں سکتی۔" (ڈوڈز)

د. **جو مجھ پر ایمان لائیگا:** یسوع نے یہاں پر وضاحت کی کہ زندگی کا پانی پینے کی جو تشبیہ اُس نے استعمال کی تھی اُس کا اصل مطلب کیا تھا۔ یسوع کے پاس آنے اور اُس پانی کو پینے کا مطلب یسوع پر ایمان لانا، اُس پر بھروسہ کرنا، اُس پر انحصار کرنا اور ابھی اور ابدیت تک یسوع سے چمٹے رہنا ہے۔

i. "پھر آپ کو بتایا گیا ہے کہ پیو۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے کوئی بیوقوف شخص بھی پی سکتا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ بہت سارے تو بیحد بیوقوف ہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ مقدار زہریلی شراب پی لیتے ہیں۔ پینا حیرت انگیز طور پر گناہگاروں کے کوئی عمل کرنے کا ایک مشترک مقام یا بنیاد ہے۔" (سپرجن)

ہ. **اُسکے اندر سے۔۔۔زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہونگی:** وہ شخص جو یسوع پر ایمان لاتا ہے اُس کے لئے ہمارے خُداوند نے وعدہ کیا ہے کہ اُسکے اندر سے زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔ عید خیام کے منانے والے اُس دن کے بھی منتظر تھے جب یہ نبوتیں پوری ہونی تھیں کہ یروشلیم سے اور مسیحا کے تخت میں سے پانی کی ندیاں جاری ہونگی۔ تو یہاں پر یسوع یہ کہہ رہا ہے کہ اپنا پورا اعتقاد مجھ پر رکھو، اپنے دِلوں کے تخت پر مجھے بٹھاؤ، تو پھر زندگی اور اُس کی بھرپوری تم میں سے جاری ہو جائے گی۔

i. "یونانی زبان کی اِس اصطلاح کے معنی ہیں اُس کے پیٹ میں سے، یعنی اُس کی ذات کے اندرونی ترین حصے میں سے۔" (مورث)

ii. یسوع نے یہاں پر کسی فرد کے اندر کسی چیز کے آنے کی ہی بات نہیں کی بلکہ اُس نے اُس فرد کی ذات سے کسی چیز کے جاری ہونے کی بات بھی کی ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ابدی زندگی کا پانی حاصل کی جانے والی محض ایک برکت نہیں تھا بلکہ یہ دوسروں کے لئے برکت کا سبب بننا بھی تھا۔

iii. "یسوع محض لوگوں کی رُوحانی پیاس بجھانے سے بھی بہت کچھ بڑھ کر کرنے پر قادر تھا۔ اور جو کوئی یسوع کی ذات کے وسیلے اپنی رُوحانی پیاس بجھاتا ہے اُس کی ذات میں سے ایسی ندیاں جاری ہو جاتی ہیں جو بہت سارے دیگر لوگوں کے لئے برکت کا سبب ہوتی ہیں۔" (مورگن)

iv. **جیسا کہ کتاب مقدس میں آیا ہے:** "یہاں پر کلام مُقدس کا کوئی خاص حوالہ تو پیش نہیں کیا گیا، ممکن ہے کہ یہ زکریاہ کی معرفت کی گئی نبوتوں کی تکمیل کی طرف اشارہ کیا گیا ہو جن میں مرقوم ہے کہ اُس روز داؤد کے گھرانے سے ایک سوتا پھوٹ نکلے گا، اور یروشلیم سے آبِ حیات جاری ہو گا (زکریاہ 13 باب 1 آیت؛ 14 باب 8 آیت)۔ اور یسعیاہ کی پیشن گوئی بھی کہ خُدا خشک زمین میں ندیاں جاری کرے گا اور پیاسوں کی پیاس بجھائے گا (یسعیاہ 44 باب 3 آیت، 55 باب 1 آیت)۔" (ٹاسکر)

و. اُس نے یہ بات اُس رُوح کی بابت کہی جسے وہ پانے کو تھے جو اُس پر ایمان لائے: زندگی کے پانی کے چشمے اور اُن کی بہتات ایماندار کی زندگی میں رُوح القدس کی موجودگی کی وجہ سے ہی ممکن ہیں۔ یہ بات ایک خاص تجربے کی طرف اشارہ کرتی ہے جو صرف اُن لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اِس تجربے کی نوعیت ایمانداروں کے اندر مختلف ہو سکتی ہے، لیکن اِس کے کچھ خاص اثرات کا تمام ایمانداروں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔

i. "یروشلیمی تالمود ایسی تقریبات اور کلام کے اِس حوالے کو رُوح القدس کے ساتھ جوڑتی ہے: 'اِسے پانی کا نکالا جانا کیوں کہا جاتا ہے؟' رُوح القدس کے انڈیلے جانے کی وجہ سے جس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ: 'پس تم خوش ہو کر نجات کے چشموں سے پانی بھرو گے۔' " (مورِث)

ii. "یسوع مسیح کے کام اور کلام کا پرچار کرنا ایک بہت بابرکت بات ہے لیکن رُوح القدس کے کام کو نظر انداز کرنا بہت ہی بُری بات ہے۔ کیونکہ جو شخص رُوح القدس کے کام سے واقف نہیں اُس کے لئے خُداوند یسوع مسیح کا کام بھی کسی طور پر کوئی برکت نہیں ہے۔" (سپرجن)

ز. کیونکہ رُوح اب تک نازل نہ ہوا تھا: زندگی اور اُس کے چشموں کا بہتات کے ساتھ یوں پھوٹ نکلنا ابھی وقوع پذیر نہیں ہوا تھا کیونکہ رُوح القدس ابھی تک نازل نہیں ہوا تھا، یعنی ابھی تک یسوع صلیب پر جان دیکر قربان ہونے اور پھر جی اُٹھنے کے وسیلے سے جلال کو نہ پہنچا تھا۔ رُوح القدس کے لوگوں کو دیئے جانے کا یہ کام اُس وقت تک نہیں ہو سکتا تھا جب تک یسوع صلیب پر قربان ہو کر اپنی جان نہ دیتا اور پھر مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا۔

i. کچھ مفسرین نے اِس کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ رُوح ابھی تک دیا نہیں گیا تھا۔ اگر ہم اصل متن کے لغوی معنی دیکھیں تو یہ کچھ یوں ہونگے 'کیونکہ یہ ابھی تک رُوح نہیں تھا'۔ اصل میں یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ ابھی پنتکست نہیں آیا تھا اور رُوح القدس کا دور شروع نہیں ہوا تھا۔ یہاں پر رُوح کے دیئے جانے سے زیادہ اُس کے باقاعدہ طور پر کام کرنے کی طرف اشارہ ہے۔" (ایلفرڈ)

ii. "یہ وہ نقطہ ہے جو اِس انجیل میں دہرایا گیا ہے کہ یسوع کی زمینی خدمت کے دوران رُوح نہیں آ سکتا تھا، لیکن جس وقت یسوع کی طرف سے نجات کا کام مکمل ہو گیا رُوح القدس ایمانداروں کو دیا گیا۔" (مورِث)

ج: ہجوم سوالات کرتا ہے، مذہبی قیادت اُنہیں رد کر دیتی ہے

1. (40-43 آیات) یسوع کی وجہ سے ہجوم میں اختلافِ رائے۔

پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سنکر کہا بیشک یہی وہ نبی ہے۔ اَوروں نے کہا یہ مسیح ہے اور بعض نے کہا کیوں؟ کیا مسیح گلیل سے آئیگا؟ کیا کتاب مقدس میں یہ نہیں آیا کہ مسیح داؤد کی نسل اور بیت لحم کے گاؤں سے آئیگا جہاں کا داؤد تھا؟ پس لوگوں میں اُسکے سبب سے اِختلاف ہوا۔

اَ. بیشک یہی وہ نبی ہے۔۔۔ یہ مسیح ہے: کچھ لوگ یسوع کے بارے میں ایک بات کرتے تھے تو دوسرے اُس کے متعلق کچھ اور کہتے تھے ہر کسی کا یسوع کے بارے میں کوئی نہ کوئی نظریہ ضرور تھا۔ ایسا قطعی طور پر ممکن نہیں تھا کہ وہ یسوع کو ملتے اور اُس کے بارے میں کوئی بھی رائے قائم نہ کرتے۔ اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ یسوع کی ذات اُس پر کسی طور سے اثر انداز نہیں ہوتی اور وہ اُس کے حوالے سے غیر جانبدار رہ سکتا ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص یسوع کے خلاف ہے۔

i. بیشک یہی وہ نبی ہے: "کچھ لوگ یہ جانتے تھے کہ نبی سے مراد مسیحا ہے لیکن وہاں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جن کا خیال تھا کہ شاید قدیم نبیوں میں سے کوئی نبی جی اُٹھا ہے اور مسیحا کے آنے سے پہلے ظاہر ہوا ہے۔" (کلارک)

ب. کیا مسیح گلیل سے آئیگا؟ کچھ لوگوں نے یسوع کو اِس لئے رد کیا کیونکہ وہ اُس کی ذات اور زندگی کے حوالے سے بے خبر تھے، اور اُس کے بارے میں سچائی سے واقف نہ تھے۔ یہ لوگ اگرچہ مسیحا کے بیت لحم میں پیدا ہونے کی نبوتوں کے بارے میں جانتے تھے لیکن یہ نہیں تھے کہ یسوع اصل میں بیت لحم میں پیدا ہوا تھا۔

i. "یہاں پر استعمال ہونے والے حرفِ اضافت 'سے' اُسکی پیدایش کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ اُس کی رہائش کی طرف۔" (ٹرینچ)

ii. "کلام کا وہی حوالہ جس کی بنیاد پر اُس کے ناقدین یہ کہہ رہے تھے کہ وہ مسیحا نہیں ہی، یسوع کے مسیحا ہونے کا سب سے بڑا اور مضبوط ترین ثبوت تھا۔" (ٹینی)

iii. "کیا آپ اُن میں سے ہیں جو یسوع کو کسی چھوٹے سے ابہام کی وجہ سے رَد کرتے ہیں؟ کیا آپ اِس وجہ سے ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ آپ یہ نہیں سمجھ پارہے کہ قائن کو اُسکی بیوی کہاں سے ملی تھی؟ یا یہ کہ خُدا گناہگاروں کو کیسے سزا دیتا ہے یا پھر یہ کہ ہمیں یسوع کی کنواری سے پیدایش اور اُس کے جی اُٹھنے پر کیوں ایمان لانے کی ضرورت ہے؟" (بوئیس)

ج. پس لوگوں میں اُسکے سبب سے اِختلاف ہوا: اپنی زمینی خدمت کے دوران یسوع نے اپنی ذات کی وجہ سے لوگوں کو تقسیم کیا۔ لوگوں کے یسوع کے بارے میں دو طرح کے نظریات تھے۔ کچھ تو یسوع کے حامی تھے اور کچھ اُس کے مخالف تھے۔

i. "یہاں پر استعمال ہونے والا لفظ اختلاف تند، پر جوش اور شدید قسم کے اختلافِ رائے کی طرف اشارہ کرتا ہے، کچھ لوگ بڑی شدت کے ساتھ اُس کی وکالت کر رہے تھے جبکہ دوسری طرف کچھ اُس پر ہاتھ ڈالنے (اُسے گرفتار کرنے) کے لئے بیقرار تھے۔" (ایلفرڈ)

ii. یہ اختلاف اِس وجہ سے نہیں تھا کہ یسوع نے کوئی بیوقوفی کی بات کہہ دی تھی یا پھر یہ کہ اُس نے الہیاتی نوعیت کا کوئی تنازع کھڑا کر دیا تھا۔ اُس نے اپنے بارے میں–بطورِ مسیحا بات کی تھی اور اُس نے جو کچھ کہا تھا بالکل واضح کہا تھا، اُس کی کوئی بات مبہم، تاریکی میں کی گئی یا پر اسرار نہیں تھی۔

iii. یسوع نے اسی خیال کو متی 10 باب 34-36 "یہ نہ سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ مَیں اِس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اُس کے باپ سے اور بیٹی کو اُس کی ماں سے اور بہو کو اُس کی ساس سے جُدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔"

iv. ایسا اختلاف یسوع کے پیروکاروں کے درمیان میں نہیں ہونا چاہیے۔ "ہم اکثر آپس میں اُن باتوں کے لئے اختلاف رکھ سکتے ہیں اور لڑ بھی سکتے ہیں جو ہمارے خیال کے مطابق سچ ہوتی ہیں، اور کئی دفعہ تو ہم ایک دوسرے کو سر عام منہ پر ڈانٹ بھی دیتے ہیں، لیکن جب بات آتی ہے ہمارے خُداوند اور اُس کی صلیب کی تو ہم کہتے ہیں کہ اَے بھائی اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دے۔ تم خُداوند کے خون میں دھلے ہوئے ہو اور مَیں بھی اُس کے خون میں دھلا ہوا ہوں۔ تمہاری ساری اُمید یسوع کی ذات پر ہے اور وہیں پر میری ساری اُمید بھی ہے۔ پس اِس لئے ہم مسیح میں ایک ہیں۔ جی ہاں، خُدا کے سچے لوگوں کے درمیان کبھی کوئی حقیقی اختلاف نہیں پایا جاتا اور یہ صرف اور صرف مسیح کی وجہ سے ہے۔" (سپرجن)

2. (44-49 آیات) یسوع کو گرفتار کرنے کی کوشش کی ناکامی

اور اُن میں سے بعض اُسکو پکڑنا چاہتے تھے مگر کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا۔ پس پیادے سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے اور اُنہوں نے اُن سے کہا تم اُسے کیوں نہ لائے؟ پیادوں نے جواب دیا کہ اِنسان نے کبھی اَیسا کلام نہیں کیا۔ فریسیوں نے اُنہیں جواب دیا کیا تم بھی گمراہ ہو گئے؟ بھلا سرداروں یا فریسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا؟ مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔

اَ۔ اُن میں سے بعض اُسکو پکڑنا چاہتے تھے مگر کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا: یسوع کی گرفتار کرنے والے ناکام رہے، لیکن یہ اِس لئے نہیں تھا کہ اُسے گرفتار کرنے کے لئے بھیجے گئے لوگوں میں ایسا کرنے کی اہلیت نہیں تھی۔ بلکہ یہ اِس لئے تھا کہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا اور جب تک خُدا کے منصوبے کے مطابق اُس کے گرفتار ہونے اور مصلوب ہونے کا وقت نہ آتا یسوع کو روکنا اور اُسے گرفتار کرنا بالکل ناممکن تھا۔

ب۔ اِنسان نے کبھی اَیسا کلام نہیں کیا: یسوع کے بھیجے گیے اُن پیادوں نے بہت سارے یہودی ربیوں کو کلام کرتے ہوئے سنا تھا لیکن اُنہیں نے کسی کو یسوع کی طرح کلام کرتے ہوئے نہیں سنا تھا۔ وہ اُس کے کلام سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ اُن کے لئے وہ کام کرنا ناممکن ہو گیا تھا جس کے لئے اُنہیں بھیجا گیا تھا یعنی یسوع کو خاموش کروانے اور اُسے گرفتار کرے کے لئے۔

i. "انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا، یونانی زبان میں انسان کے لئے استعمال ہونے والا لفظ (anthropos) تاکیدی انداز سے فقرے کے آخر میں استعمال ہوا ہے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے یہ لفظ تاثر دیتا ہے کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں یا عام آدمیوں جیسا نہیں ہے۔" (ٹینی)

ii. "اُن کی اِس گواہی کا اظہار تو تھوڑے سے اور سادہ سے الفاظ میں ہوا تھا لیکن یہ گواہی انیس صدیوں کے بعد بھی قائم و دائم ہے۔" (بروس)

ج۔ کیا تم بھی گمراہ ہو گئے؟ بھلا سرداروں یا فریسیوں میں سے بھی کوئی اُس پر ایمان لایا؟ مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں: اُن مذہبی رہنماؤں کا تکبر بڑا واضح نظر آتا ہے بالکل ویسے جیسے اُن کی نظروں میں عام لوگوں کے لئے حقارت کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اُنہوں نے اُن پیادوں کو یہ کہہ کر شرمندہ کرنے اور ڈرانے کی کوشش کی کہ عقلمند اور پڑھے لکھے لوگ یسوع کے پیچھے نہیں جاتے-اِس لئے تمہیں بھی اُس پر دھیان نہیں دینا چاہیے۔

i. " اُن یہودی سرداروں کا مذہبی گھمنڈ اُن کی طرف سے پیادوں کی گواہی کو رد کرنے کے حقارت آمیز رویے میں دیکھا جا سکتا ہے۔" (ٹینی)

ii. "فریسی ایک فقرہ بولا کرتے تھے جو اُن کی طرف سے ایسے عام اور سادہ لوگوں کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا جو اُن کی طرح ہزاروں قسم کے چھوٹے چھوٹے قوانین اور رسمی شریعت پر عمل نہیں کرتے تھے۔ وہ ایسے لوگوں کو 'زمین کے لوگ' کہتے تھے اور اُن کے مطابق یہ لوگ کمینے پن کے درجے سے بھی نیچے رہنے والے لوگ تھے۔" (بارکلے)

iii. "حتیٰ کہ یسوع سے پہلے کی نسل کا ایک آزاد خیال ربی جس کا نام ہلیل تھا اِس طرح کے رویے کا اظہار اپنے اِن الفاظ کے ساتھ کرتا ہے کہ 'عام لوگوں میں سے کوئی ایک بھی شخص پارسا اور دین دار نہیں ہو سکتا'۔" (بروس)

3. (50-52 آیات) نیکدیمس کے یسوع کے حق میں کھڑے ہونے کا ردِ عمل

نیکدیمس نے جو پہلے اُسکے پاس آیا تھا اور اُنہی میں سے تھا اُن سے کہا۔ کیا ہماری شریعت کسی شخص کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک پہلے اُسکی سنکر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟ اُنہوں نے اُسکے جواب میں کہا کیا تو بھی گلیل کا ہے؟ تلاش کر اور دیکھ کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہونیکا۔ پھر اُن میں سے ہر ایک اپنے گھر چلا گیا۔

أ. کیا ہماری شریعت کسی شخص کو مجرم ٹھہراتی ہے جب تک پہلے اُسکی سنکر جان نہ لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟ نیکدیمس نے استدلال کے ساتھ مذہبی قیادت کو خبردار کرنے کی کوشش کی کہ وہ یسوع کے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلد بازی کر رہے ہیں۔

ب. کیا تو بھی گلیل کا ہے؟ وہ مذہبی لیڈر جو یروشلیم اور یہودیہ میں رہتے تھے گلیل کے لوگوں کو حقارت سے دیکھتے تھے، اور اکثر وہ اُن کا مذاق اُڑاتے تھے۔ پس یہودیہ کے مذہبی رہنماؤں کے مطابق گلیل میں سے کبھی کسی اچھی چیز کے نکلنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔

ج. تلاش کر اور دیکھ کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہونے کا: وہ اِس بات میں بالکل غلط تھے۔ حقیقت یہ تھی کہ ایک نبی گلیل میں سے برپا ہوا تھا۔ یوناہ (جو ایک طرح سے یسوع کی تصویر کشی بھی کرتا ہے) جات حفر سے آیا تھا جو ناصرت سے تین میل شمال کی طرف نشیبی گلیل کا علاقہ ہے (2 سلاطین 14 باب 25 آیت)

i. "جس انداز سے یہ سوال اصل متن میں پیش کیا گیا ہے وہ کافی زیادہ حیرت کا تاثر دیتا ہے اور شاید کچھ اِس انداز سے پوچھا گیا ہے؛ 'کیوں، یہ حقیقت ہے کہ گلیل میں سے کبھی کوئی بھی نبی نہیں آیا؟" (ٹاسکر)

ii. "یہ بات تاریخی لحاظ سے سچی نہیں تھی۔ کیونکہ کم از کم دو نبی گلیل کے علاقے سے برپا ہوئے تھے۔ یوناہ جو جات حفر کا رہنے والا تھا اور ایلیاہ تشبی؛ اور غالباً ناحوم اور ہوسیع بھی۔ اُن کی گلیل کے لئے نفرت نے اُنہیں اِس قدر اندھا کر دیا تھا کہ وہ تاریخی سچائی کو بھی نظر انداز کر رہے تھے۔" (ایلفرڈ)